AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

پاکستانی نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے اخلاقی و سماجی اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Ethical and Social Impacts of Social Media on the Pakistani Young Generation: An Analytical Study

1. Attia Afzal
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Khwaja Fareed University, Rahim Yar Khan, Pakistan.
Email: atiaafzal792@gmail.com
2. Dr. Muhammad Shahid Habib (Corresponding Author)
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Khwaja Fareed University, Rahim Yar Khan, Pakistan.
Email: shahid.habib@kfueit.edu.pk
Dr. Mazhar Hussain
Lecturer, Department of Islamic Studies, Khwaja Fareed University, Rahim Yar Khan, Pakistan.

Abstract

Social media now occupies a central place in digital communication and has reshaped the moral and social experiences of young people. In Pakistan, widespread engagement with Facebook, YouTube, WhatsApp, Instagram, TikTok, and X (formerly Twitter) has altered patterns of interaction, access to information, and value formation. This article examines how these platforms influence Pakistani youth, considering their constructive and harmful consequences through analytical and Islamic ethical perspectives. A descriptive-analytical approach was employed. The discussion draws upon the Holy Qur'an and Hadith, classical and contemporary Islamic scholarship, academic books, peer-reviewed studies, and relevant institutional reports. These materials were reviewed and interpreted to evaluate changes associated with social media in young people's conduct, family life, social values, and everyday practices. The findings indicate that social media promotes education, knowledge sharing, religious awareness, professional development, and civic participation. However, excessive and irresponsible use contributes to misinformation, cyberbullying, privacy violations, unethical content, time wastage, and weakened family and social relationships. The study concludes that social media is a valuable resource when used responsibly and in accordance with Islamic ethical principles. It recommends strengthening digital ethics, media literacy, and responsible online behavior through the collaborative efforts of families, educational institutions, religious scholars, and policymakers to ensure the positive use of social media among Pakistani youth.

Keywords: *Social Media, Pakistani Youth, Ethical Effects, Social Effects, Analytical Study, Islamic Ethics.*

پس منظر

اکیسویں صدی کے ابلاغی منظر نامے میں سوشل میڈیا معلومات کی ترسیل اور سماجی رابطے کا ایک نہایت مؤثر وسیلہ بن گیا ہے۔ فیس بک، واٹس ایپ، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور ایکس (سابقہ ٹوئٹر) جیسے پلیٹ فارم نوجوانوں کے معمولات میں نمایاں جگہ رکھتے ہیں۔ ان ذرائع نے تعلیم، تحقیق، کاروبار اور معلومات کے حصول میں سہولت پیدا کی ہے، تاہم ان کے اثرات نوجوانوں کے فکری رجحانات، اخلاقی رویوں، طرزِ زندگی، معاشرتی تعلقات اور خاندانی روابط تک بھی پھیلے ہوئے ہیں۔

پاکستان کی آبادی میں نوجوانوں کا تناسب نمایاں ہے اور 15 سے 29 برس کی عمر کا طبقہ قومی زندگی میں اہم مقام رکھتا ہے۔ کم قیمت انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل آلات کی آسان دستیابی کے باعث اس طبقے میں سوشل میڈیا کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے۔ یہ پلیٹ فارم علمی سرگرمی، مثبت رابطہ، روزگار و کاروبار اور دینی آگاہی کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں، لیکن غیر محتاط استعمال وقت کے زیاں، غلط اطلاعات، غیبت و بہتان، نامناسب مواد، ذہنی دباؤ، تنہائی، کمزور خاندانی تعلقات اور معاشرتی اقدار میں غیر متوازن تبدیلی کا سبب بھی بن رہا ہے۔

اسلامی تعلیمات انسانی زندگی کے اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کے لیے واضح رہنمائی مہیا کرتی ہیں۔ قرآن و سنت میں صداقت، امانت، حیا، حسنِ معاشرت، احترامِ انسانیت، میانہ روی اور ذمہ دارانہ اظہار کو بنیادی قدر قرار دیا گیا ہے۔ اگر ڈیجیٹل ذرائع انہی اصولوں کے تحت استعمال ہوں تو وہ فرد کی کردار سازی کے ساتھ دعوت، علمی شعور، سماجی اصلاح اور باہمی ہم آہنگی کو تقویت دے سکتے ہیں؛ بصورتِ دیگر یہی ذرائع اخلاقی کمزوری اور معاشرتی انتشار کو بڑھا سکتے ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

موجودہ عہد کی شناخت معلوماتی ٹیکنالوجی اور فوری ڈیجیٹل ابلاغ سے ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ نے جغرافیائی فاصلے کم کر کے معلومات کو چند لمحوں میں دنیا بھر تک پہنچانا ممکن بنا دیا ہے، اور سوشل میڈیا اسی تبدیلی کی سب سے نمایاں صورت ہے۔ اس نے علم، معیشت، سیاست، مذہب اور معاشرت سمیت انسانی سرگرمی کے متعدد میدانوں کو نئی جہت دی ہے۔ پاکستان میں فیس بک، واٹس ایپ، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور ایکس نوجوانوں کی روزمرہ زندگی میں گہری رسائی رکھتے ہیں۔ نوجوان ملک کے مستقبل، قیادت اور سماجی استحکام کا بنیادی سرمایہ ہیں اور یہی طبقہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا سب سے فعال صارف بھی ہے۔ وہ ان پلیٹ فارمز کو تعلیم، خبر، کاروبار، تفریح، مذہبی آگاہی، سیاسی شعور اور اظہارِ رائے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کی ترجیحات، اقدار، زبان، طرزِ زندگی اور باہمی تعلقات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اسلام ایک باکردار اور متوازن معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے اور سچائی، عدل، امانت، حیا، صبر، رواداری اور خیر خواہی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی تناظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل ہدایت ڈیجیٹل گفتگو کے لیے بھی بنیادی اصول فراہم کرتی ہے:

ترجمہ: "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"

یہ حدیث ڈیجیٹل ابلاغ کے ماحول میں غیر معمولی معنویت رکھتی ہے، کیونکہ ایک تحریر، تصویر یا ویڈیو بہت مختصر وقت میں وسیع حلقے تک پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ آن لائن اظہار بھی انہی اخلاقی ذمہ داریوں کے تابع ہے جو روزمرہ زندگی میں انسان پر عائد ہوتی ہیں۔ غیبت، بہتان، جھوٹ، کردار کشی، بدگمانی اور دوسروں کی عزت مجروح کرنے سے اسلامی تعلیمات سختی سے روکتی ہیں، مگر غیر محتاط آن لائن رویے ان خرابیوں کے پھیلاؤ میں معاون بن سکتے ہیں۔ بعض صارفین تحقیق کے بغیر خبر آگے بڑھاتے، نجی معاملات پر تبصرہ کرتے، نفرت آمیز گفتگو میں شریک ہوتے یا توجہ حاصل کرنے کے لیے نامناسب مواد شائع کرتے ہیں۔ اس کے باوجود سوشل میڈیا کی تعمیری صلاحیت بھی واضح ہے۔ جامعات، محققین، اساتذہ، علماء اور دینی تنظیمیں اسی ذریعے سے علمی، تحقیقی اور اصلاحی مواد عام کرتی ہیں۔ نوجوان آن لائن نصاب، علمی خطابات، تحقیقی مجلات، زبانوں، فنی مہارتوں اور کاروباری امکانات سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جبکہ قدرتی آفات، عطیاتِ خون، فلاحی مہمات اور سماجی خدمت کی تنظیم میں بھی یہ پلیٹ فارم مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔

سوشل میڈیا نے جغرافیائی فاصلے گھٹائے ہیں، لیکن اس کے ساتھ براہِ راست انسانی میل جول میں کمی کا رجحان بھی سامنے آیا ہے۔ ایک ہی گھر کے افراد کا طویل وقت موبائل پر گزارنا خاندانی گفتگو، مشترک سرگرمی اور رشتوں کی مضبوطی کو متاثر کر سکتا ہے۔ تحقیقی مطالعات بتاتے ہیں کہ نوجوان ان پلیٹ فارمز سے تعلق، معلومات اور اظہار کے مواقع حاصل کرتے ہیں، مگر انہیں ذہنی دباؤ، منفی تجربات اور نامناسب آن لائن رویوں کا سامنا بھی رہتا ہے۔ پاکستانی تناظر میں جعلی خبروں اور گمراہ کن مواد کا پھیلاؤ خصوصاً تشویش ناک ہے، کیونکہ مذہبی، سیاسی اور سماجی معاملات میں غیر مصدقہ اطلاعات غلط فہمیاں پیدا کر سکتی ہیں۔ مقامی ضرورتوں کے مطابق میڈیا لٹریسی اور ڈیجیٹل تعلیم نوجوانوں میں خبر کی جانچ اور معتبر مواد کی شناخت بہتر بنا سکتی ہے۔ اخلاقی سطح پر سوشل میڈیا کا کردار دوُرخا ہے: علم، تحقیق، دعوت، اصلاح اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے استعمال نوجوانوں کی فکری نشوونما میں مدد دیتا ہے، جبکہ خود نمائی، بے مقصد تفریح، نفرت، جھوٹ اور نامناسب مواد کے لیے استعمال انفرادی و اجتماعی اخلاق کو کمزور کرتا ہے۔

ڈیجیٹل تبدیلی نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کی صورت بدل دی ہے۔ سوشل میڈیا نے معلومات کی دستیابی کے ساتھ تعلقات، فکری رجحانات، سماجی اقدار، تعلیم اور معاشی سرگرمیوں کے انداز پر بھی اثر ڈالا ہے۔ پاکستان میں اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کی بڑھتی رسائی نے خصوصاً نوجوانوں کو عالمی ڈیجیٹل ماحول سے جوڑ دیا ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق ملک میں تقریباً 11 کروڑ 70 لاکھ انٹرنیٹ صارفین اور سات کروڑ 99 لاکھ سے زیادہ فعال سوشل میڈیا شناختیں موجود ہیں۔ یہ مسلسل اضافہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم نوجوانوں کی زندگی میں تیزی سے مرکزی حیثیت اختیار کر رہے ہیں۔

پاکستانی نوجوان تعلیمی سرگرمیوں، روزگار، کاروبار، سماجی روابط، تفریح، مذہبی معلومات اور قومی و بین الاقوامی خبروں کے حصول کے لیے سوشل میڈیا پر انحصار کرتے ہیں۔ یوٹیوب آن لائن تعلیم اور معلومات کا اہم ذریعہ بن چکا ہے، جب کہ واٹس ایپ تعلیمی گروپس، سرکاری اطلاعات اور کاروباری روابط کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ انسٹاگرام اور ٹک ٹاک نوجوانوں میں اظہارِ رائے، تخلیقی صلاحیتوں اور تفریح کے اہم ذرائع ہیں۔ اس طرح سوشل میڈیا صرف تفریحی تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے نوجوانوں کی شخصیت، پیشہ ورانہ زندگی اور سماجی شناخت کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے ہر وہ ذریعہ جو علم، خیر، اصلاح اور باہمی تعاون کو فروغ دے، قابلِ تحسین ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال اخلاقی حدود کے اندر رہ کر کیا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ لگو، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ ایت ڈیجیٹل دور میں معلومات کی تصدیق، ذمہ دارانہ اظہار رائے اور غیر مصدقہ خبروں سے اجتناب کی بنیادی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ سوشل میڈیا پر کسی خبر، تصویر یا ویڈیو کو بغیر تحقیق اگے بڑھانا نہ صرف اخلاقی بلکہ دینی اعتبار سے بھی قابل گرفت عمل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سورۃ الحجرات میں مسلمانوں کو غیبت، بدگمانی اور دوسروں کے ایوب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں یہی ہدایات سوشل میڈیا کے استعمال پر بھی پوری طرح منطبق ہوتی ہیں۔ کیونکہ آن لائن ماحول میں غیبت، دار کشی، تضحیک، نفرت انگیز تبصرے اور جھوٹی معلومات بہت تیزی سے پھیل سکتی ہیں۔ سوشل میڈیا کے اخلاقی اثرات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں میں کئی مثبت روح جنات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ علمی لیکچرز، دینی دروس، آن لائن کورسز، تحقیقی مواد، زبانیں سیکھنے کے مواقع، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، فری لانسنگ اور کاروباری سرگرمیوں نے نوجوانوں کی علمی اور معاشی صلاحیتوں میں اضافہ کیا ہے۔ پاکستان میں متعدد نوجوان یوٹیوب، فیس بک اور دیگر پلیٹ فارمز کے ذریعے روزگار حاصل کر رہے ہیں، جبکہ بہت سے دینی ادارے اور علماء بھی سوشل میڈیا کو دعوت و اصلاح کے موثر ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس، غیر متوازن استعمال نوجوانوں میں کئی اخلاقی مسائل کو بھی جنم دیتا ہے۔ مسلسل ان لائن رہنے کی عادت وقت کے ضیاع، عبادات غفلت، تعلیمی توجہ میں کمی، خود نمائی، مادہ پرستی اور دوسروں سے غیر ضروری موازنہ جیسے روجنات کو بڑھا سکتی ہے۔

نفسیاتی معاملات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوجوان سوشل میڈیا پر دوسروں کی زندگیوں کا مسلسل مشاہدہ کرنے کے باعث احساس محرومی، بے چینی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ مختلف تحقیقی جائزوں میں نوجوانوں نے مثبت تجربات کے ساتھ ساتھ منفی تجربات، جیسے آن لائن ہر آسانی، پرائیویسی کی خلاف ورزی اور جسمانی ساخت سے متعلق دباؤ کا بھی ذکر کیا ہے۔ سماجی اعتبار سے بھی سوشل میڈیا نے پاکستانی معاشرے میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ ایک طرف دور دراز علاقوں میں رہنے والے افراد ایک دوسرے سے باآسانی رابطے میں رہتے ہیں، رشتہ داروں اور دوستوں سے فوری رابطہ ممکن ہوا ہے، اور سماجی فلاحی سرگرمیوں کو فروغ ملا ہے۔ قدرتی آفات، خون کے عطیات، رفاہی مہمات اور تعلیمی پروگراموں میں سوشل میڈیا نے موثر کردار ادا کیا ہے۔ دوسری طرف، خاندانی نشستوں میں موبائل فون کے زیادہ استعمال، امنے سامنے گفتگو میں کمی اور حقیقی سماجی تعلقات کی کمزوری جیسے مسائل بھی سامنے آئے ہیں، جنہیں پاکستانی صارفین اپنی روزمرہ زندگی میں محسوس کرتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں نوجوانوں کی کردار سازی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر سوشل میڈیا کا استعمال قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق کیا جائے تو یہ دعوت دین، امر بالمعروف، نہی ان المنکر، تعلیم و تربیت، قومی یکجہتی اور سماجی اصلاح کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے استعمال میں اعتدال، تحقیق، حیا، دیانت اور ذمہ داری کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہی ذریعہ اخلاق کی اور سماجی بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔

سوشل میڈیا کے اخلاقی اثرات:

اخلاقی اقدار کسی معاشرے کے تہذیبی مزاج اور اجتماعی کردار کی اساس ہوتی ہیں۔ اسلام نے اخلاق کو تعمیرِ شخصیت کا مرکزی حصہ قرار دیتے ہوئے قرآن و سنت میں سچائی، امانت، حیا، انصاف، انسانی احترام، عفو و درگزر اور حسنِ سلوک پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اسی اہمیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث واضح کرتی ہے:

ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔"

نوجوانوں کی اخلاقی تشکیل میں سوشل میڈیا ایک طاقتور اثر کے طور پر سامنے آیا ہے۔ چونکہ نوجوان ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر خاصا وقت گزارتے ہیں، اس لیے وہاں رائج مواد، زبان اور سماجی رجحانات ان کی سوچ، ترجیحات اور کردار کو متاثر کرتے ہیں۔ یوں سوشل میڈیا محض معلومات پہنچانے کا ذریعہ نہیں رہتا بلکہ گفتگو کے اسلوب، اقدار کے فہم اور روزمرہ فیصلوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

1۔ اخلاقی شعور میں مثبت اضافہ

اگر سوشل میڈیا کا استعمال ذمہ داری اور مقصدیت کے ساتھ کیا جائے تو یہ اخلاقی شعور پیدا کرنے کا موثر ذریعہ بن سکتا ہے، مختلف علماء، دینی ادارے، اساتذہ اور سماجی تنظیمیں قرآن و حدیث، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اخلاقی نصیحتوں اور اصلاحی پیغامات کو سوشل میڈیا کے ذریعے عام کر رہی ہے۔ نوجوان ان ذرائع سے دینی تعلیمات، اخلاقی اقدار، سماجی ذمہ داری اور مثبت طرز زندگی کے بارے میں اگاہی حاصل کرتے ہیں۔

2۔ جھوٹ اور غیر مصدقہ معلومات کا فروغ

سوشل میڈیا کے اہم منفی پہلوؤں میں جھوٹی یا غیر تصدیق شدہ معلومات کی تیز رفتار گردش شامل ہے۔ خبر، تصویر یا ویڈیو کو تحقیق کے بغیر آگے بڑھانے سے افواہیں، غلط فہمیاں اور سماجی نقصان پیدا ہو سکتا ہے۔ قرآنِ کریم خبر کی تحقیق کے اصول کو یوں بیان کرتا ہے:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔"

یہ ایت ڈیجیٹل دور میں معلومات کی تصدیق کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

3۔غیبت، بہتان اور کردار کشی

سوشل میڈیا نے اظہار رائے کو آسان بنایا ہے، لیکن بعض اوقات یہی آزادی دوسروں کی عزت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ نوجوان بعض اوقات طنزیہ تبصرے، کردار کشی، ذاتی حملوں اور غیر اخلاقی گفتگو میں حصہ لیتے ہیں۔ اسلام غیبت اور بہتان کو سختی سے منع کرتا ہے۔

قران مجید میں ارشاد ہے: ترجمہ: "اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔"

4۔وقت کے ضیاع کا مسئلہ

بے مقصد اسکرولنگ اور طویل آن لائن مصروفیت نوجوانوں کے قیمتی وقت کو کم کر دیتی ہے۔ روزانہ کئی گھنٹے مختلف پلیٹ فارمز پر صرف ہونے کے باعث مطالعہ، عبادت، جسمانی سرگرمی اور خاندانی ذمہ داریوں کے لیے وقت محدود ہو سکتا ہے۔ اسلامی تصور میں وقت ایک قابلِ قدر نعمت ہے، اس لیے اس کی منصوبہ بندی اور بامقصد صرف کو اخلاقی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔

5۔خود نمائی اور شہرت کی خواہش

سوشل میڈیا پر زیادہ لائکس، فالورز اور شہرت حاصل کرنے کی خواہش بعض نوجوانوں میں خود نمائی، تصنع اور ریاکاری کے رجحان پیدا کر سکتی ہے۔ بعض افراد اپنی اصل زندگی سے ہٹ کر مصنوعی شخصیت پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے اخلاقی توازن متاثر ہوتا ہے۔ اسلام اخلاص اور عاجزی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر عمل میں اللہ تعالی کی رضا کو اصل مقصد قرار دیتا ہے۔

6۔حیا اور عفت پر اثرات

اسلامی اخلاق میں حیا اور پاکیزگی کو بنیادی قدر حاصل ہے۔ سوشل میڈیا پر نامناسب مناظر، تصاویر یا ویڈیوز کی مسلسل موجودگی نوجوانوں کے احساسِ حیا اور اخلاقی حساسیت کو کمزور کر سکتی ہے، جبکہ بار بار ایسے مواد کا سامنا غیر اسلامی سوچ اور طرزِ عمل کو معمول بنا دیتا ہے۔ حیا کی اہمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے واضح ہوتی ہے:

ترجمہ: "حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

7۔احساس ذمہ داری میں کمی

ڈیجیٹل دنیا میں بعض نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ آن لائن سرگرمیوں پر ان سے کوئی باز پرست نہیں ہو گی، حالانکہ اسلام کے مطابق انسان اپنے ہر قول و فعل کا ذمہ دار ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

ترجمہ: "کوئی لفظ انسان کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اس پر ایک نگران مقرر ہوتا ہے۔"

8۔مثبت اخلاقی کردار سازی

ان تمام منفی پہلوؤں کے باوجود، اگست سوشل میڈیا کو اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ اخلاقی تربیت کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ دینی دروس، علمی لیکچرز، اصلاحی مہمات، خیراتی سرگرمیوں کی تشہیر، قرآن و حدیث کی تعلیم اور مثبت معاشرتی مہمات نوجوانوں میں احساس ذمہ داری، ہمدردی، خدمت خلق اور حسن اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔ پاکستانی نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے اخلاقی اثرات دو رخی نوعیت رکھتے ہیں۔ ایک طرف یہ علم، شعور، اخلاقی تربیت اور مثبت سماجی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بن سکتا ہے، جبکہ دوسری طرف اس کا غیر ذمہ دارانہ استعمال جھوٹ، غیبت، کردار کشی، وقت کے ضیاع، خود نمائی، پیارے اخلاقی مواد، بدزبانی اور اخلاقی انحطاط جیسے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو قران و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں ڈیجیٹل اخلاقیات سے روشناس کرایا جائے، تاکہ وہ سوشل میڈیا کو ذمہ داری، اعتدال اور اسلامی اخلاق کے اصولوں کے مطابق استعمال کریں۔

سوشل میڈیا کے سماجی اثرات

سوشل میڈیا نے ابلاغ، تعلیم، تجارت اور انسانی رابطے کے روایتی طریقوں کو نئی صورت دی ہے۔ فیس بک، واٹس ایپ، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور دیگر نیٹ ورکس نے فاصلے کم کیے، مگر ساتھ ہی سماجی رویوں، خاندانی بندھنوں، ثقافتی ترجیحات، مذہبی رجحانات اور نوجوانوں کی شناخت پر گہرے اثرات بھی مرتب کیے ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

پاکستان میں خاندان، برادری اور مذہبی اقدار معاشرتی ڈھانچے کے اہم ستون ہیں؛ اس لیے یہاں ڈیجیٹل استعمال میں اضافہ متعدد تعمیری امکانات کے ساتھ نئی سماجی پیچیدگیاں بھی پیدا کر رہا ہے۔

نوجوان کسی بھی معاشرے کی ترقی کا بنیادی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت، سوچ، اقدار اور سماجی رویے مستقبل کے معاشرے کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ اس لیے نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے سماجی اثرات کا مطالعہ نہ صرف سماجی علوم بلکہ اسلامیات، نفسیات اور ابلاغ عامہ کے شعبوں میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

1۔ خاندانی نظام پر اثرات

پاکستانی معاشرہ بنیادی طور پر خاندانی نظام پر قائم ہے، جہاں والدین، بہن بھائیوں اور بزرگوں کے ساتھ مضبوط تعلقات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا نے ایک طرف دور دراز رہنے والے رشتہ داروں کو ایک دوسرے سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ دوسری طرف ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد کے درمیان براہ راست گفتگو میں کمی بھی دیکھی گئی ہے۔ بہت سے نوجوان اپنا زیادہ وقت موبائل فون اور سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں، جس کے نتیجے میں والدین کے ساتھ گفتگو، مشترکہ کھانے، خاندانی نشستوں اور سماجی میل جول میں کمی آتی ہے۔ اس سے خاندانی تعلقات میں فاصلے پیدا ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

اسلام رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، والدین کے احترام اور خاندانی وحدت کی حفاظت کو اہم ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ اگر ڈیجیٹل مصروفیت ان حقوق کی ادائیگی اور باہمی تعلق کے لیے رکاوٹ بننے لگے تو اس کا غیر متوازن استعمال معاشرتی استحکام کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

2۔ سماجی روابط میں تبدیلی

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے رابطے کو فوری، کم خرچ اور وسیع بنا دیا ہے۔ نوجوان دنیا کے مختلف حصوں میں موجود دوستوں، رشتہ داروں اور علمی و پیشہ ورانہ حلقوں سے مختصر وقت میں جڑ سکتے ہیں۔ اس آسانی سے تعلیم، تحقیق، کاروبار اور ثقافتی تبادلے کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

تاہم، ورچوئل تعلقات میں اضافے کے ساتھ حقیقی سماجی روابط میں کمی کا رخ جان بھی دیکھا جا رہا ہے۔ بہت سے نوجوان آن لائن دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں، جب کہ اپنے محلے، خاندان اور قریبی سماجی حلقے سے ان کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں سماجی تنہائی، باہمی اعتماد میں کمی اور معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہو سکتی ہے

3۔ نوجوانوں کی سماجی شناخت

سوشل میڈیا نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں، خیالات اور کامیابیوں کے اظہار کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بہت سے نوجوان اپنی تعلیمی کامیابیوں، کاروباری منصوبوں، تخلیقی صلاحیتوں، اور سماجی خدمات کو سوشل میڈیا کے ذریعے متعارف کراتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف، مسلسل دوسروں کی زندگیوں سے موازنہ کرنے کی وجہ سے بعض نوجوان احساس کمتری، عدم اطمینان اور خود اعتمادی میں کمی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔ غیر حقیقی معیارِ زندگی اور مصنوعی کامیابیوں کی نمائش نوجوانوں پر نفسیاتی دباؤ بڑھا سکتی ہے۔

4۔ تعلیمی اور سماجی شعور

سوشل میڈیا نے نوجوانوں میں سماجی اور تعلیمی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ قومی اور بین الاقوامی مسائل، صحت، ماحولیات، انسانی حقوق، تعلیم، روزگار اور مذہبی امور سے متعلق معلومات فوری طور پر دستیاب ہوتی ہیں۔ پاکستان میں مختلف تعلیمی ادارے، جامعات، حکومتیں ادارے اور سماجی تنظیمیں سوشل میڈیا کے ذریعے آگاہی مہم چلاتی ہیں، جن سے نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری اور شہری شعور پیدا ہوتا ہے۔

5۔ ثقافتی اقدار پر اثرات

عالمگیریت کے نتیجے میں مختلف ممالک کی ثقافت نے سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے تک پہنچ رہی ہیں۔ پاکستانی نوجوان بھی مختلف معاشروں کے رہن سہن، لباس، زبان، خوراک اور طرزِ زندگی سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تبادلہ باز پہلوؤں سے مثبت ہے، کیونکہ اس سے رواداری، بین الثقافتی شعور اور عالمی نقطہ نظر پیدا ہوتا ہے، لیکن اگر نوجوان اپنی قومی، اسلامی اور ثقافتی شناخت کو نظر انداز کر دیں تو اس سے ثقافتی بے سمتی پیدا ہو سکتی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

6۔ مذہبی اور سماجی اقدار

دینی علم اور اخلاقی رہنمائی کی اشاعت میں بھی سوشل میڈیا کا کردار بڑھا ہے۔ علماء، محققین اور مذہبی ادارے قرآن، حدیث، فقہ، سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی اخلاق سے متعلق علمی مواد ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے نوجوانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ دوسری طرف غیر مستند مذہبی معلومات، فرقہ وارانہ مواد اور انتہا پسندانہ نظریات بھی بعض اوقات نوجوانوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے مستند علمی ذرائع کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہیں۔

7۔ سماجی برداشت اور مکالمہ

ڈیجیٹل پلیٹ فارم نوجوانوں کو اپنی رائے پیش کرنے کی وسیع گنجائش دیتے ہیں، تاہم اختلاف کو برداشت نہ کرنا، تلخ زبان اور نفرت پر مبنی گفتگو اسی ماحول میں تیزی سے بڑھ سکتی ہے۔ اسلام اختلاف کے باوجود احترام، عدل اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اگر نوجوان ان اصولوں کو سوشل میڈیا پر اختیار کریں تو ڈیجیٹل ماحول زیادہ مہذب اور مثبت بن سکتا ہے۔

8۔ سائبر جرائم اور سماجی تحفظ

پاکستان میں سائبر بلیئنگ، آن لائن فراڈ، جعلی اکاؤنٹس، بلیک میلنگ اور پرائیویسی کی خلاف ورزی جیسے مسائل نوجوانوں کے لیے ایک بڑا سماجی چیلنج بن چکے ہیں۔ یہ مسائل صرف انفرادی نقصان تک محدود نہیں رہتے، بلکہ خاندان اور معاشرے کے اعتماد کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے نوجوانوں میں ڈیجیٹل سیکیورٹی، سائبر قوانین اور ذمہ دارانہ آن لائن رویوں سے متعلق آگاہی پیدا کرنا ضروری ہے۔

اسلامی نقطہ نظر

اسلام ایسا متوازن اجتماعی نظام چاہتا ہے جس کی بنیاد انصاف، اخوت، احترام، حسنِ کردار اور مشترک ذمہ داری پر ہو۔ باہمی تعاون کے بارے میں قرآنِ مجید کی رہنمائی درج ذیل ہے:

ترجمہ: "اور نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔"

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔"

پاکستانی نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے سماجی اثرات حمادجیت ہیں۔ ایک طرف اس نے تعلیم، سماجی شعور، فلاحی سرگرمیوں، قومی یکجہتی، معلومات کے تبادلے اور عالمی روابط کو فروغ دیا ہے، جبکہ دوسری طرف خاندانی تعلقات میں کمزوری، سماجی تنہائی، سائبر جرائم، غیر ذمہ دارانہ اظہار رائے اور معاشرتی اقدار میں تبدیلی جیسے مسائل بھی پیدا کیے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ نوجوانوں کو ڈیجیٹل خواندگی، میڈیا لٹریسی اور اسلامی سماجی و اخلاقی اصولوں کی روشنی میں سوشل میڈیا کے متوازن اور ذمہ دارانہ استعمال کی تربیت دی جائے تاکہ وہ اس کے فوائد سے بھرپور استفادہ کر سکیں اور اس کے منفی اثرات سے محفوظ رہیں۔

تجزیاتی مطالعہ

سوشل میڈیا نے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ بالخصوص نوجوان نسل، جو ٹیکنالوجی کو سب سے زیادہ اپنانے والا طبقہ ہے، اس تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں سوشل میڈیا نے معلومات تک رسائی، سماجی روابط، تعلیمی مواقع، کاروباری سرگرمیوں اور اظہار رائے کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں، لیکن اسی کے ساتھ کئی اخلاقی، سماجی، نفسیاتی اور ثقافتی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔ اس تحقیق کا تجزیاتی جائزہ انہی مثبت اور منفی پہلوؤں کا متوازن مطالعہ پیش کرتا ہے۔

سوشل میڈیا کا دوہرا کردار

تحقیق کی تجزیے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سوشل میڈیا بذات خود نہ مثبت ہے اور نہ منفی، بلکہ اس کی افادیت یا نقصان کا انحصار اس کے استعمال کے طریقے، مقصد اور صارف کے رویے پر ہے۔ اگر اسے علم، تحقیق، دعوت، سماجی خدمت اور مثبت رابطے کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ ایک مفید ذریعہ ثابت ہوتا ہے، لیکن اگر یہی پلیٹ فارم غیر اخلاقی مواد، غلط معلومات، نفرت انگیز گفتگو اور وقت کے ضیاع کے لیے استعمال ہو تو اس کے نتائج فرد اور معاشرے دونوں کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں۔

یہ اصول اسلامی فکر سے ہم آہنگ ہے۔ اسلام کسی جدید وسیلے کا حکم صرف اس کے نئے ہونے کی بنیاد پر متعین نہیں کرتا، بلکہ اس کے مقصد، طریقۂ استعمال اور پیدا ہونے والے نتائج کو دیکھتا ہے۔ اسی بنا پر سوشل میڈیا کا استعمال بھی اخلاقی ضابطوں اور جواب دہی کے احساس کے ساتھ ہونا چاہیے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نوجوانوں کی شخصیت اور اخلاق کی تشکیل

نوجوان شخصیت سازی کے حساس مرحلے سے گزرتے ہیں، جہاں ان کی فکری اور اخلاقی بنیادیں مضبوط ہو رہی ہوتی ہیں۔ سوشل میڈیا اس مرحلے میں ایک طاقتور سماجی اثر کے طور پر کام کرتا ہے۔ مسلسل ایک ہی نوعیت کے مواد، رجحنات اور طرز زندگی کو دیکھنے سے نوجوانوں کی ترجیحات تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے نوجوان سوشل میڈیا سے تعلیمی مواد، دینی تعلیمات اور پیشہ ورانہ مہارتیں حاصل کرتے ہیں، لیکن اسی کے ساتھ بعض نوجوان غیر حقیقت پسندانہ معیار زندگی ،خود نمائی، غیر ضروری مقابلہ بازی اور ظاہری کامیابی کے تصور سے بھی متاثر ہوتے ہیں، یہ رجحنات اخلاقی توازن کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اسلامی فکر میں انسان کی حقیقی قدر ظاہری مقبولیت یا آن لائن شہرت کے بجائے کردار، تقویٰ اور حسنِ اخلاق سے متعین ہوتی ہے۔ نوجوانوں کی تربیت میں اس فرق کو نمایاں کرنا ضروری ہے تاکہ ڈیجیٹل پذیرائی کو انسانی کامیابی کا واحد معیار نہ سمجھا جائے۔

خاندانی تعلقات کا تجزیہ

پاکستانی معاشرہ روایتی طور پر خاندان پر مبنی معاشرہ ہے، جہاں اجتماعی زندگی، بزرگوں کا احترام اور خاندانی روابط کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تاہم تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کے حد سے زیادہ استعمال نے خاندانوں میں آمنے سامنے گفتگو، مشترکہ سرگرمی اور باہمی وقت میں کمی پیدا کی ہے۔ دوسری طرف یہی سوشل میڈیا بیرون ملک مقیم رشتہ داروں، دور دراز خاندانوں اور مختلف شہروں میں رہنے والے افراد کے درمیان رابطے کو بھی آسان بناتا ہے۔ اس لیے تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسئلہ خود سوشل میڈیا نہیں بلکہ اس کے غیر متوازن استعمال کا ہے۔ اسلام میں صلہ رحمی اور والدین کے حقوق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اگر سوشل میڈیا ان ذمہ داریوں میں معاون بنے تو یہ قابل تحسین ہے۔ اور اگر ان میں رکاوٹ بنے تو اس کے استعمال پر نظر ثانی ضروری ہے۔

تعلیمی اور علمی اثرات

سوشل میڈیا نے نوجوانوں کے لیے علم کے بے شمار دروازے کھولے ہیں۔ آن لائن کورسز، علمی لیکچرز، تحقیقی جرائد، ڈیجیٹل لائبریریاں پہلے سے زیادہ قابل رسائی ہو گئی ہیں۔ پاکستانی طلبہ عالمی جامعات اور ماہرین سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن تحقیق یہ بتاتی ہے کہ مسلسل نوٹیفکیشنز، غیر ضروری تفریح اور مختصر ویڈیوز کی کثرت بعض طلبہ کی توجہ، مطالعے کی عادت اور وقت کے انتظام کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے سوشل میڈیا کو تعلیمی مقصد کے تحت منظم انداز میں استعمال کرنا ضروری ہے۔

مذہبی اور اخلاقی شعور

پاکستانی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد دینی معلومات بھی سوشل میڈیا سے حاصل کرتی ہے۔ مختلف علماء، دینی ادارے اور اسلامی تنظیمیں قرآن حدیث، فقہ اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق مواد فراہم کر رہی ہیں جس سے دینی آگاہی میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم تجزی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مستند مذہبی معلومات، سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیے گئے اقتباسات اور غیر مصدقہ فتاوی بھی نوجوانوں میں غلط فہمی پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لیے مستند علمی ذرائع کی پہچان اور تنقیدی مطالعہ ضروری ہے۔

مجموعی طور پر تحقیق اس نتیجے کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ پاکستانی نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے اثرات ایک رخ ہی نہیں بلکہ کثیر الجہتی ہیں۔ اس کے مثبت اثرات میں علمی ترقی، سماجی رابطے، روزگار کے مواقع، دینی آگاہی اور سماجی خدمت شامل ہیں، جبکہ منفی اثرات میں اخلاقی انحطاط، خاندانی تعلقات میں کمزوری، غیر ذمہ دارانہ اظہار رائے، غلط معلومات وقت کا ضیاع اور ثقافتی تبدیلیاں شامل ہیں۔ ان مثبت اور منفی پہلوں کے درمیان توازن پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں میں ڈیجیٹل اخلاقیات میڈیا لٹریسی اور اسلامی اخلاقی تعلیمات کو فروغ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ والدین، اساتذہ، دینی اداروں، اور ریاستی اداروں کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے تاکہ سوشل میڈیا ایک تعمیری اور اصلاحی ذریعہ بن سکے نہ کہ اخلاقی اور سماجی بگاڑ کا سبب بنے۔

حاصل کلام

زیرِ نظر تحقیق، بعنوان "پاکستانی نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے اخلاقی و سماجی اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ"، یہ واضح کرتی ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم عصرِ حاضر کی معاشرتی زندگی میں مستقل اور اثر انگیز مقام حاصل کر چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کی تیز توسیع نے پاکستانی نوجوانوں کے طرزِ فکر، اخلاقی ترجیحات، معاشرتی تعلقات، تعلیم، معاشی سرگرمی اور ثقافتی اظہار کو نئی شکل دی ہے۔ ایک جانب سوشل میڈیا نے رابطے، معلومات، تعلیم، کاروبار اور سماجی شرکت کو سہل بنایا، جبکہ دوسری جانب غیر محتاط اور حد سے بڑھے ہوئے استعمال نے اخلاقی، خاندانی، ثقافتی اور سماجی مسائل کو نمایاں کیا۔ تحقیق کا مقصد انہی متنوع اثرات کی نوعیت اور شدت کو تجزیاتی انداز میں سمجھنا تھا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کو بذاتِ خود مکمل خیر یا مکمل شر قرار دینا درست نہیں۔ اس کے اثرات کا تعین استعمال کے مقصد، طریقے، مدت اور صارف کی اخلاقی و فکری تربیت سے ہوتا ہے۔ علم، تحقیق، دینی دعوت، سماجی خدمت، مثبت مکالمے اور پیشہ ورانہ مہارت کے لیے استعمال نوجوانوں کی انفرادی و اجتماعی پیش رفت میں معاون بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس غلط اطلاعات، نامناسب مواد، نفرت آمیز گفتگو، خود نمائی، بے مقصد مقابلہ اور وقت کے زیاں پر مبنی استعمال شخصیت، خاندان اور معاشرے کے لیے نقصان دہ نتائج پیدا کرتا ہے۔

اخلاقی اعتبار سے تحقیق سے معلوم ہوا کہ سوشل میڈیا نے نوجوانوں کے اخلاقی رویوں میں دوہری نوعیت کی تبدیلی پیدا کی ہے۔ ایک طرف نوجوانوں کو قرآن و حدیث، اسلامی لیکچرز، اصلاحی مضامین، علمی مباحث اور مثبت سماجی مہمات تک آسان رسائی حاصل ہوئی ہے، جس سے ان کے دینی اور اخلاقی شعور میں اضافہ ممکن ہوا ہے۔ دوسری طرف بعض نوجوان غیر مصدقہ معلومات پھیلانے، دوسروں کی کردار کشی، غیبت، بہتان، سخت زبان، غیر اخلاقی مواد، خود نمائی اور شہرت کی غیر متوازن خواہش جیسے رجحانات کا شکار بھی ہو رہے ہیں۔ یہ رویے اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے انسان اپنے قول، عمل اور تحریر کے لیے جواب دہ ہے، خواہ اظہار براہِ راست ہو یا ڈیجیٹل ذریعے سے۔ قرآنِ مجید تحقیق، صداقت، عدل، حیا، احترامِ انسانیت اور حسنِ سلوک کی تاکید کرتا ہے، جبکہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو اور معاشرتی معاملات میں اعلیٰ اخلاق کو ایمانی ذمہ داری سے جوڑتی ہے۔ لہٰذا آن لائن سرگرمی بھی انہی اصولوں کے تابع ہونی چاہیے۔ تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ اسلامی اقدار کو پیشِ نظر رکھنے والے نوجوان عموماً سوشل میڈیا کو زیادہ متوازن اور تعمیری انداز میں استعمال کرتے ہیں۔

سماجی پہلو سے دیکھا جائے تو ڈیجیٹل ذرائع نے نوجوانوں کے باہمی رابطے، سماجی شناخت، ثقافتی عادات اور خاندانی زندگی میں قابلِ ذکر تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ دور دراز شہروں اور ملکوں میں مقیم افراد کے درمیان رابطہ آسان ہوا، تعلیمی اشتراک کو وسعت ملی اور سماجی مسائل کے بارے میں آگاہی بڑھی۔ قدرتی آفات، عطیاتِ خون، صحتِ عامہ اور تعلیمی منصوبوں میں نوجوانوں کی منظم شرکت بھی سوشل میڈیا کے ذریعے زیادہ مؤثر ہوئی۔ یہ صورتِ حال بتاتی ہے کہ اجتماعی مفاد کے لیے بامقصد استعمال قومی ترقی اور سماجی استحکام میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اس کے مقابلے میں ضرورت سے زیادہ آن لائن مصروفیت نے آمنے سامنے میل جول اور خاندانی رفاقت کو کمزور بھی کیا ہے۔ متعدد نوجوان دن کا بڑا حصہ ڈیجیٹل دنیا میں گزارتے ہیں، جس سے والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ مشترک وقت کم ہو جاتا ہے۔ مجازی تعلق کو حقیقی زندگی پر ترجیح دینے سے تنہائی، اعتماد کی کمی اور سماجی فرائض سے غفلت جنم لے سکتی ہے۔ خاندان مرکز پاکستانی معاشرے میں یہ رجحان ایک سنجیدہ معاشرتی چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ سوشل میڈیا نے نوجوانوں کی ثقافتی شناخت پر نمایاں اثرات مرتب کیے ہیں۔ عالمگیریت کے باعث مختلف معاشروں کی زبان، لباس، رہن سہن اور طرزِ فکر تک آسان رسائی نے نوجوانوں کے خیالات کو وسعت ضرور دی ہے، لیکن اس کے ساتھ مقامی ثقافتی اور اسلامی اقدار سے دوری کا امکان بھی پیدا ہوا ہے۔ اگر نوجوان تنقیدی شعور کے بغیر ہر عالمی رجحان کو اختیار کریں تو ان کی تہذیبی شناخت متاثر ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جدیدیت کو اختیار کرتے ہوئے اپنی دینی، قومی اور ثقافتی اقدار کو بھی برقرار رکھا جائے۔

تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ نوجوانوں کو ڈیجیٹل دنیا سے مکمل طور پر الگ کرنے کے بجائے ذمہ دارانہ استعمال کی عملی تربیت دینا زیادہ مناسب ہے۔ تعلیم، تحقیق، کاروبار، سرکاری خدمات اور روزمرہ رابطے اب بڑی حد تک انہی پلیٹ فارمز سے وابستہ ہیں، اس لیے مکمل اجتناب حقیقت پسندانہ حل نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں میں ڈیجیٹل اخلاقیات (Digital Ethics)، میڈیا لٹریسی (racyMedia Lite) اور تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کو مضبوط کیا جائے، تاکہ وہ خبر کی صحت جانچ سکیں، نامناسب مواد سے بچیں اور اپنی آن لائن سرگرمی میں اسلامی اخلاقی اصول اختیار کریں۔

ان نتائج کی روشنی میں والدین، اساتذہ، جامعات، دینی اداروں، ذرائع ابلاغ اور متعلقہ حکومتی شعبوں کو نوجوانوں کی ڈیجیٹل تربیت کے لیے مشترک حکمتِ عملی اختیار کرنی چاہیے۔ تعلیمی نصاب میں اخلاقی آن لائن رویے، سائبر تحفظ، میڈیا لٹریسی اور اسلامی ڈیجیٹل اخلاقیات سے متعلق مواد شامل کیا جا سکتا ہے۔ دینی ادارے بھی جدید ابلاغی ذرائع کو بامقصد طور پر استعمال کر کے قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فراہم کریں، تاکہ نوجوان سوشل میڈیا کو علم، اصلاح اور خیرِ عام کے فروغ کے لیے استعمال کر سکیں۔

مجموعی طور پر اس تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ سوشل میڈیا پاکستانی نوجوانوں کی زندگی میں ایک طاقتور سماجی حقیقت کے طور پر موجود ہے، جس کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے مثبت پہلوؤں میں تعلیم، معلومات، سماجی روابط، روزگار، دینی آگاہی اور سماجی خدمت شامل ہیں، جبکہ منفی پہلوؤں میں اخلاقی انحطاط، وقت کا ضیاع، غیر

ذمہ دارانہ اظہارِ رائے، خاندانی تعلقات میں کمزوری، غیر اخلاقی مواد، جعلی خبروں کا پھیلاؤ اور ثقافتی تبدیلی جیسے مسائل شامل ہیں۔ ان دونوں پہلوؤں کے درمیان توازن قائم کرنا ہی اس دور کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر پاکستانی نوجوان سوشل میڈیا کو اسلامی تعلیمات، اخلاقی اصولوں اور سماجی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ استعمال کریں تو یہی پلیٹ فارم ان کی علمی، اخلاقی، معاشرتی اور قومی ترقی کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے استعمال میں اعتدال، تحقیق، سچائی، دیانت اور ذمہ داری کو نظر انداز کیا جائے تو یہی ذریعہ فرد، خاندان اور معاشرے کے لیے اخلاقی اور سماجی بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے استعمال کو اخلاقی تربیت، دینی رہنمائی اور سماجی ذمہ داری کے ساتھ مربوط کیا جائے تاکہ ایک باکردار، باشعور اور متوازن ڈیجیٹل معاشرے کی تشکیل ممکن ہو سکے۔

حوالہ جات

1۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ (2009)۔ تفہیم القران۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن۔

2۔ عثمانی، محمد تقی۔ (2011)۔ اسلام اور جدید مسائل۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن۔

3۔ قرآن مجید، سورۃ الحجرات:6، 12۔

4۔ صحیح البخاری، کتاب الادب۔

5۔ القران الکریم: سورۃ الحجرات (49:6، 12)، سورۃ السرا (17:36)، سورۃ ق (50:18)۔

6۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، کتاب البر والصلتہ۔

7۔ القرآن الکریم: سورۃ المائدہ (5:2)

8۔ سورۃ الحجرات (49:10۔12)

9۔ سورۃ الاسرا (17:36)۔

10۔ صحیح البخاری، کتاب الادب۔

11۔ مودودی سید ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔

12۔ غامدی، جاوید احمد۔ میزان۔

13۔ مستند اردو کتب۔

14۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث،

15۔ عثمانی، محمد تقی۔ اسلام اور جدید مسائل۔